حامد سراج

عظمت کے مینار

○ حضرت بایزید بسطامیؒ ایک رات قبرستان سے گھر کو لوٹ رہے تھے۔ راستے میں انہیں بسطام کا ایک شریف زادہ ملا جو بربط بجا رہا تھا جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

نوجوان نے جوش میں آکر بربط آپ کے سر پر دے مارا۔ اس کا بربط بھی ٹوٹ گیا اور آپ کے سر پر بھی شدید چوٹ آئی۔ جب آپ واپس گھر پہنچے تو صبح کے وقت بربط کی قیمت اور ایک طباق حلوے کا اس نوجوان کے پاس بھیج دیا اور خادم کی زبانی معذرت بھی کی کہ بایزیدؒ تم سے معافی چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ کل تم نے بربط میرے سر پر توڑا اسکی قیمت لے لو اور دوسرا خرید لو اور یہ حلوہ کھالو تاکہ اس کے ٹوٹنے کا غصہ اور تلخی تمہارے دل سے جاتی رہے۔ نوجوان نے جب آپکا یہ حسنِ سلوک دیکھا تو خود خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور توبہ کی۔ بہت رویا۔ چند اور نوجوانوں نے اس کی تقلید میں گناہوں سے توبہ کی "

○ ایک دفعہ بلخ کو قحط نے گھیر لیا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے ایک شخص کو بازار میں مسرور و شادماں گھومتے پھرتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے غلام ... یہ خوشی اور مسرت کا کون سا موقع ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ لوگوں کی بھوک اور قحط سے کیا حالت ہے۔ غلام نے کہا مجھے کیا ڈر ہے میں تو کسی کا غلام ہوں۔ اس کے بہت سے گاؤں ہیں اور بکثرت غلہ ہے وہ مجھے ہرگز بھوکا نہ رکھے گا یہ سن کر آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اللہ یہ غلام اپنے مالک کی وجہ سے جس کے پاس چند انبار غلے کے ہیں اس قدر خوش اور مطمئن ہے اور تو مالک الملک ہے اور ہمیشہ روزی دینے والا ہے بھلا میں کیوں غم کھاؤں اُسی وقت آپ نے دنیا سے منہ موڑ لیا اور توبہ کی اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور توکل میں حدِ کمال کو پہنچ گئے۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔

○ مکۃ المکرمہ میں ایک دن حضرت ابراھیم ادھمؒ حضرت شفیق بلخیؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا " اے ابراہیم .... ! معاش کے بارے تم کیا کرتے ہو۔ فرمایا اگر کوئی چیز میسر آجائے تو شکر ادا کرتا ہوں اگر نہیں ملتی تو صبر کرتا ہوں۔ آپ کہنے لگے۔ ہماری گلی کے کتے بھی یہی کرتے ہیں اگر کوئی